

# مکتوباتِ رشد و ہدایت

میرا شہدہ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ

بنام

مولانا حبیب اللہ فاروقی محلہ نیکاپورہ سیالکوٹ

مدیر اہل حق کی اپیل پر بعض احباب نے حضرت شیخ الاسلام کے غیر مطبوعہ خطوط ارسال فرمائے  
زیر ترتیب مجموعہ تبرکات شیخ الاسلام میں شامل کرنے کے علاوہ ہم انہیں زینتِ اہل حق بھی  
بنانا چاہتے ہیں۔  
ادارہ

محترم المقام زید محمدی علیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ والا نامہ باعث سرفرازی ہوا۔ شرا عدا سے  
لگ بھگ چاہئے۔ اور اگر بہت زیادہ فکر ہے۔ تو روزانہ بعد از عشاء ایک سو ایک مرتبہ اللہم انی اجعلک  
فی حضور صمد واعوذ بک من شرورہم۔ پڑھا کریں اور پڑھتے وقت انکی صورتوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے  
تصور کرتے ہوئے پیش کریں۔ اور صبح کو دو سو مرتبہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ پڑھا  
کریں۔ میں دعا کرتا ہوں آپ بھی دعواتِ صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ والسلام۔

محترم المقام زید محمدی علیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ والا نامہ محررہ ہر سوال باعث سرفرازی ہوا۔ انتہائی معصومیتوں کی وجہ  
سے ارسال جواب میں تاخیر ہوئی۔ معاف فرمائیں۔ آپ کے مخالفین کا کامیاب ہو جانا باعث افسوس و قلق

لہ راقم الحروف نے دورہ حدیث سے شعبان ۱۳۵۳ھ میں فراغت پائی اور ہر جمادی الاولیٰ ۱۳۵۴ھ بعد  
ناز مغرب حضرت قدس سرہ العزیز کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئی جسکے برکات اسی وقت ظہور پذیر ہونے  
لگے، حالات و واردات لکھ کر حضرت اقدس سے ہدایات حاصل کرتا رہا، لیکن بعض اوقات جواب آنے میں

ہے، مگر شاید اسی میں کوئی فیروپ۔ ما اصاب من مسیبة فی الارض دلائل انفسکم الا فی کتاب من قبل ان بنواھا۔ الآیة۔ سب اور شکر لازم عبودیت میں سے ہے۔ میرے نزدیک تو دوسرے مقامات سے جو حضرات ایک جگہ بلا رہے ہیں دریاں جانا اور علمی خدمات انجام دینا بہتر ہے۔ یہ خیال کہ کہیں وہاں بھی اسی قسم کی صورتیں پیش آئیں اور پھر جلا ہونا پڑے خیال تمام بے معنی طرح یہ احتمال ہے اس کے عکس کا یہی تو احتمال ہے۔ پھر ضرورت ہی دار استعلاء و دوام نہیں ہے۔ جہاں سے بھی علمی مشاغل کی دعوت آئے قبول کر لینا چاہئے۔ اگر متعدد جگہوں ہوں تو ان میں استخارہ کر کے ترجیح دیجئے۔ پیکاری اور تحصیل طب اور طبابت ملن جنوں سے تبلیغی اور تعلیمی مشاغل راجح جگہ ضروری ہیں۔ ممکن ہے کہ طبابت میں دنیاوی منافع زائد ہو جائیں مگر ہم کو انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) اور صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے معاشیات کو دیکھنا اور اسکا اتباع کرنا اذیس ضروری اور انفع ہے۔ کیسائی سعادت زہد عن الدنیا اور رفعت الی الاخرہ کیلئے نہایت مفید کتاب ہے مگر وہ اپنے زمانہ اور اپنے ملک کیلئے کارآمد ہے۔ اس باب میں قوی اور آب و ہوا وغیرہ کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ ہمارے زمانہ اور ہمارے ملک کے قوی ان ریاضتوں کو برداشت نہیں کر سکتے اور بسا اوقات ان ریاضتوں سے اس قدر مضطرب ہوجاتے ہیں کہ بالکل ناکارہ ہوجاتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو صراطِ مستقیم یعنی محفوظات حضرت سید احمد صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ مصنفہ حضرت شاہ اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ مطالعہ فرمایا کیجئے۔ یا اور فرصت ہو تو کتبوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ دیکھا کیجئے۔ نیز القول الجلیل مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر تصانیف حضرت شاہ صاحب مطالعہ کیا کریں۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف بہت زیادہ مفید ہیں۔ ہندی کیلئے کتابوں کا (تصوف کی) دیکھنا مناسب نہیں ہے۔ زیادہ تر ضرورت ذکر بین استعلاء کی ہے۔ تاکہ جلد جگہ راستہ پیدا ہو جائے اور ذکر علیہ حاصل کر کے طبیعت ثانیہ بن جائے۔ ذکر بلی اور پاس انفاس اور شجرہ کا ضروری ہیں اگر فرصت زیادہ ہے۔ تو ذکر بلی یعنی دوازہ صبح و شام دو وقت کر دیجئے اور پاس انفاس کی مشق اس قدر ضروری ہے کہ خواہ خیالاً

بہت زیادہ دیر ہو جاتی جس سے بے چینی بڑھتی۔ آخر حضرت الاستاذ مرحوم مولانا اعجاز علی رحمۃ اللہ کو لکھا انھوں نے مجال شفقت تحریر فرمایا کہ خط مجھے بھیج دیا کرو۔ میں جواب لکھو اگر مجھو ادیا کروں گا۔ مسرت حاصل ہوئی۔ ایک روز غالباً بوقت سحری روپا میں دیکھتا ہوں، کہ ہاتھ میں پکڑی ہوئی تسبیح ایک باریک نیسے سانپ ناموریت اختیار کر گئی۔ میں نے ہاتھ جھٹک کر اسے نیچے پھینک دیا اور پاس ہی ایک کوئی سی لوسہ کی قریباً بس فٹ لمبی سلاخ دیکھی، وہ پکڑ کر فوراً اس سانپ کے سر پر دسے ماری جس سے وہ ہلاک ہو گیا اور مچھلاکا

باز ہر وقت سانس ذکر کے ساتھ جاری ہونے لگے۔ جب تک یہ حالت نہ ہوگی ذکر کی پختگی نہ ہوگی۔ دونوں  
 درد دفع اعداء کے اب مزدی نہیں ہیں۔ اگر کوئی بگڑتی ہو تو خود طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دعوات  
 صالحہ سے فراخوش نہ فرمائیں۔ والسلام۔ ۹ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

محترم القام زید محمد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ والا نامہ بذلیعہ مولانا اعجاز علی صاحب۔ باعث سرفرازی  
 ہوا۔ یاد آوی کا شکر گزار ہوں۔ میں اس قدر مدیم الغصت ہوں کہ خواب کھنا تو درکنار تھوڑے کے کھانے کے  
 گڈے پڑے ہوتے ہیں۔ دیکھنے کی بھی ذرت نہیں آتی۔ کیا کروں۔

مشکوٰۃ نام نہر گم نہ نمر نہ سایہ وارم با در خیر تم کہ دصقان بچہ کار کشت مارا  
 جناب کا یہ خواب نہایت مبارک خواب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو راست لائے۔ آپ کی داومت ذکر تیرہ صبحی

باریک دعا گامساں گیا اور پھر فنا ہو گیا۔ حضرت قدس سرہ نے اپنے جوابی مکتوب محرمہ ۱۹ صفر ۱۳۵۷ھ میں اس خواب  
 کو مبارک خواب تحریر فرمایا ہے اور اس کے راست ہونے کی دعا فرمائی ہے۔ اور آئندہ کے لئے ہدایات فرما کر  
 دلچسپی فرمائی ہے۔ اس کے بعد ریاست بہاولنگر کے ایک شہر مدرسہ میں اپنے ایک دیوبند کے رفیق  
 کے اہتمام میں مدرسہ کی حیثیت سے تعلیمی و تدریسی اور تبلیغی خدمات انجام دے رہا تھا، مدرسہ کی ترقی اور تبلیغی  
 کامیابی کی وجہ سے ہتھم صاحب کی رقیب پارٹی میرے درپے آڑھو ہو گئی، ایک دفعہ رات کی وقت قاتلانہ حملہ بھی  
 ہوا، لیکن بفضلہ تعالیٰ میں بال بال بچ گیا۔ لیکن طبیعت وہاں سے اچھا ہونے لگی۔ حضرت والا قدس سرہ العزیز کو کھنا  
 مکتوب ۳ محرمہ ۱۳۵۷ھ میں میری تعینت کیساتھ دفع سر اعداد کیلئے وظیفہ تحریر فرمایا جسے میں وہاں  
 پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کلمات کی برکات اور حضرت قدس سرہ العزیز کی دعا سے شر اعداء سے محفوظ فرمایا۔  
 لیکن میں وہاں سے دل برداشتہ ہو کر ہتھم صاحب سے رخصت کیا گھر بلا آیا۔ اور پھر وہاں نہ گیا۔ البتہ ہتھم صاحب  
 سے تعلقات استوار رہے۔ اور ان کو ملاقات اور جلسوں کیلئے اپنے ان بلا مارا۔ اپنے گھر ساہیوالہ منہج سیاہ کوٹ  
 آکر ایکس انجمن اور مدرسہ کی بنیاد رکھی لیکن معاشی فکر مندی کی وجہ سے اپنے بزرگ حواریوں اور بعض دوستوں نے طلب گونے  
 کا مشورہ دیا۔ حضرت قدس سرہ کو پتہ پھر آجائے اور میری کاروبار کرنے کے متعلق ہدایات حاصل کرنے کو کھنا۔ گھر آکر  
 تندرستی کے سہولت کا مطالعہ ہی کرتا رہتا۔ تاکہ دلی اطمینان حاصل ہو۔ لیکن جائے اطمینان اسکے معاملہ سے اپنے کم ہمتی کا  
 یقین بڑھنے لگا۔ اور یاس پیدا ہونے لگی۔ اس کے متعلق بھی حضرت قدس سرہ کو کھنا، ان سب باتوں کا جواب مکتوب ۳  
 محرمہ ۱۳۵۷ھ میں ہی ہمدردی، شفقت و رحمت سے تحریر فرمایا میری ساری بے اطمینانی تم ہو گئی اور یا میں اس سے  
 بدل گئی۔ مجھ اللہ اس وقت سے اب تک۔ اپنی نصائح و ہدایات پر کاربند ہوں اور مطمئن ہوں۔ (حسب اللہ نالہی۔ سیاہ کوٹ)

پہلے موت اطمینان بخش بلکہ امید افزا ہے۔ چندی مداومت اور مجدد و جہد سے اس پر قائم رہئے۔ اور کوشش کیجئے کہ دل لگا کر اسکو انجام دیا جائے۔ اسباق کی مداومت کیساتھ پاس انفاس کی مشق کیجئے مغرب کے بعد یا عشاء کے بعد زیادہ سے زیادہ وقت دیجئے اس وقت میں وضو اور استقبال قبلہ اور حتی الوسع تنہائی اور دل لگنا چاہئے۔ مگر اس کے بعد چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے وضو ہو یا نہ ہو اسکا خیال رہے۔ تاکہ ہر وقت خیال ہو بلکہ ہر بصورت اسطراد یہ جاری ہو جائے۔

پاس انفاس میں اس کا مزور خیال رہے کہ ذہن اور ہوش میں کوئی حرکت نہ ہو فقط سانس کے ساتھ یہ ذکر ہوا کرے۔ سانس بھی حسب عادت رہے، نہ اس میں تیزی ہو نہ آواز۔ داخل ہونے والا سانس بلفظ اللہ پیدا کرے اور خارج ہونے والا سانس بلفظ ہو پیدا کرے۔ شجرہ کا پورا حصہ بھی امید افزا ہے۔

ہر نفس بمرت سیمائیت چست      گر نزاری پاس او از جہل تست  
 این چنین انفاس خوش منافع کن      غفلت اللہ شہر میں شائع کن  
 میں دعا کرتا ہوں، ہمت بلند رکھئے اور مجدد و جہد اسباب میں جس قدر بھی ممکن ہو غنیمت سمجھئے۔

من نہ کردم شما سزا ننگیند

اس دوسیاہ کو بھی دعواتِ راجحہ سے فراخوش نہ فرمائیے۔ والسلام۔ ۱۹ صفر ۱۳۵۷ھ

اپنی نوعیت کا واحد

# بواسیر ہسپتال و کلینک نوشہرہ

پراسپیکٹس مفت

مینجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر عبدالرشید خان

بواسیر ہسپتال و کلینک      تاج بلڈنگ      نوشہرہ  
 شاخ گھنٹہ گھر پشاور